نوٹس

10

بچپن

(Childhood)

ہم میں سے اکثر کے لیے بچپن زندگی کا ایک خوبصورت مرحلہ ہے۔ یہ زندگی کا یہ مرحلہ کھیل، معصومیت اور ارمان سے بھرا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ زندگی کا بڑا اہم اور حساس مرحلہ ہوتا ہے، جس سے نمو اور نشوونما کے اہم پہلو جڑے ہوتے ہیں۔ نمو اور نشوونما پورے عرصۂ حیات کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

بچپن کے زمانے کو مزید چار ذیلی مرحلوں میں زمرہ بند کیا جاسکتا ہے۔

(a) شیرخوارگی (پیدائش سے 2 سال تک)

(b) ابتدائی بچپن (2 سے 6 سال تک)

(c) درمیانی بچپن (6—11 سال تک)

(d) نوجوانی (12 سے 19 سال تک)

شیرخوارگی کا زمانہ نشوونما کے تمام شعبوں کے لیے بنیاد کا کام کرتا ہے۔ یہ انتہائی تیز رفتار نمو اور حسّی حرکی مہارتوں کی نشوونما کا زمانہ ہے۔ شیرخوارگی کا زمانہ وقوف، زبان اور سماجی و جذباتی نشوونما کے لیے بھی بہت اہم ہے۔ ہم زندگی کے اس مرحلہ پر پہلے بھی گفتگو کر چکے ہیں۔ اگلے سبق میں ہم نوجوانی (Adolescence) پر گفتگو کریں گے۔

اس سبق میں ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ نشوونما کے مختلف پہلو، جیسے جسمانی، حرکی، وقوفی، سماجی اور شخصیتی نشوونما بچپن کے دوران کس طرح پیش رفت کرتی ہیں۔ ہم ثقافتی ماحول میں بچپن کے دوران سماج کاری کے عمل (Socialization Process) کا بھی مطالعہ کریں گے۔

مقاصد

اس سبق کے مطالعہ کے بعد آپ:

نوٹس

- بچپن میں جسمانی اور حرکی نشوونما کو بیان کرسکیں گے؛
- بچپن کے دوران وقوفی نشوونما کو سمجھ سکیں گے؛
- بچپن کے دوران سماجی و جذباتی اور پرسنالٹی نشوونما کی وضاحت کرسکیں گے؛
- ثقافتی پس منظر میں سماج کاری کے عمل کو سمجھ سکیں گے۔

10.1 بچپن میں جسمانی اور حرکی نشوونما

شیر خوارگی کے زمانے میں جسمانی نشوونما انتہائی تیز ہوتی ہے۔ یہ نشوونما بچپن میں نسبتاً سست ہوجاتی ہے۔ بچے کا جسمانی قد، لمبائی اور وزن تو بڑھتے ہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ اس کے عضلات اور ڈھانچے (Skeletal) کی ساخت میں بھی تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بچپن کے دوران مختلف حرکی مہارتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ تحقیقات سے جسمانی اور حرکی دونوں نشوونما میں کچھ مخصوص عالمگیر رجحانات کا پتہ چلتا ہے۔

جسمانی اور حرکی نشوونما کی ترتیب مختلف ثقافتوں میں خاصی یکساں ہے، لیکن کافی انفرادی اختلافات بھی ہیں۔ ایک بچہ دس ماہ میں چل سکتا ہے، جبکہ دوسرا بچہ 24 مہینے میں چل پاتا ہے۔ شیر خوارگی (infancy) اور بچپن کے دوران جسمانی اور حرکی نشوونما کے اہم سنگ میل (اہم پڑاؤ) جدول 10.1 میں دیے گئے ہیں۔

جدول 10.1 جسمانی اور حرکی نشوونما کے سنگ میل

پیٹ کے بل لیٹ کر ٹھوڑی اٹھانا	1 مہینہ
سر اور سینے کا اٹھانا	2 مہینے
لڑھکنا / لوٹنا	4 مہینے
سہارے کے ساتھ بیٹھے بغیر ہتھیلی سے چیزوں کو اٹھانا	5 ماہ
انگوٹھے اور انگلیوں کا زیادہ صاف ستھرا استعمال	7 ماہ
(بغیر سہارے کے) تنہا بیٹھ جانا	8 ماہ
سہارے سے کھڑا ہونا (فرنیچر پکڑ کر)	8-9 ماہ
گھٹنیوں چلنا (Crawling)	9 ماہ
بغیر سہارے کے کھڑا ہونا	9-10 ماہ
کسی چیز کو پکڑے بغیر چند قدم اٹھانا اور پکڑ کر چلنا	13.12 ماہ
انگوٹھے اور انگشت شہادت سے چیزوں کو پکڑنا	13-14 ماہ
اکیلے چلنا	15 ماہ
بھاگنا اور سیڑھیاں چڑھنا	2 سال
پنجوں کے بل چلنا	2½ سال
سائیکل چلانا	3 سال
سر سے اوپر گیند پھینکنا، سیڑھی سے اترنا (ایک قدم سے)	4 سال
پیچیدہ شکل کی نقل کرنا	6 سال

نوٹس

جسمانی اور حرکی نشوونما کو سمجھنا انتہائی اہم ہے، کیونکہ یہی نشوونما بچے کی شخصیت اور اس کی سماجی و جذباتی نشوونما کی بنیاد ہے۔ اسی سے بچے اور ماں کی ممتا کے درمیان جذباتی تعلق قائم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اسی سے بچہ اپنے جسم اور اپنی حرکات پر قابو پاتا ہے۔

A۔ کثیف اور لطیف حرکی نشوونما

حرکی نشوونما کو عام طور پر دو زمروں ''کثیف حرکی' اور ''لطیف حرکی'' میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کثیف حرکی نشوونما کا مطلب ان بڑے عضلات کے گروپوں پر قابو پانا ہے، جو بچے کو چلنے پھرنے کے قابل بناتے ہیں۔ جیسے گھٹنوں پر چلنا، کھڑے ہونا اور چلنا۔ ان کاموں میں جسم کے اعضا، یا پورا جسم کام کرتا ہے۔ لطیف حرکی نشوونما کا مطلب ہے چھوٹے عضلات کی حرکات (جیسے پکڑنا، چیزوں کو پکڑنے اور دبانے) پر قابو پانا۔ لطیف حرکی مہارتیں چھوٹی اور مختصر حرکات کو انجام دینے کے لیے بہت ضروری ہوتی ہیں اور عام طور پر ان میں ہاتھوں اور انگلیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لطیف حرکی مہارتیں کثیف حرکی مہارتوں سے مختلف ہیں، جن کو روز مرّہ کے کاموں کی انجام دہی میں کسی خاص باریکی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جدول 10.2 کثیف اور لطیف حرکی نشوونما کے سنگ میل

بچوں کی عمر	لطیف حرکی مہارتوں پر مشتمل سرگرمیاں
0 اور 3 ماہ	کسی چیز کو پکڑنا
3 ماہ اور 6 سال	چیزوں تک پہنچنے کے لیے کوشش کرنا، چیزوں کو منہ میں رکھنا
6 ماہ اور 1 سال	کھانے کی چیزوں کو پکڑنا، گیمز کھیلنے کے لیے ہاتھوں اور انگلیوں کو استعمال کرنا
1 سال اور 1½ سال	کاغذ پر لکیریں گھسیٹنا، گیند پھینکنے اور پکڑنے کی کوشش کرنا
1½ سال اور 2 سال	پینسل سے لائنیں کھینچنا، کھانا کھانے کے لیے تھوڑی سی مدد کے ساتھ چمچے کا استعمال کرنا
2 اور 3 سال	برش کرنا اور مدد سے کپڑوں کے بٹن لگانا
3 اور 5 سال	بلڈنگ بلاکوں کی مدد سے اشکال بنانا، ڈرائنگ کے لیے پینسل کا استعمال کرنا۔ کتاب کے ورق پلٹنا
5 اور 7 سال	بہت آسانی سے مختلف شکلیں بنا دینا۔ بنا مدد کے کنگھا کرنا، برش کرنا

10.1.3 ابتدائی بچپن (2—6 سال) میں جسمانی اور حرکی نشوونما

ابتدائی بچپن کا زمانہ 2 سے 6 سال کے وقفے پر محیط ہے۔ اسے پری اسکول مرحلے سے بھی تعبیر کیا جاتا

نوٹس

ہے۔ بچہ اب چونکہ چلنے پھرنے لگتا ہے، اس لیے وہ اب اپنی فیملی سے بے بہرہ ہوکر اپنی سرگرمیوں کے دائرے کو وسیع کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ وسیع تر سماج اور ماحول کے ساتھ تفاعل کے ذریعے بچہ مناسب سماجی کردار کے اصول سیکھتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے، جن سے رسمی تعلیم اور اسکولنگ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ بہت سے شیرخوار بچے اپنی جسمانی اور حرکی سرگرمیوں میں بہت بھدّے معلوم ہوتے ہیں، لیکن بتدریج ان کی حرکاتی مہارتیں بہت لطیف اور باوقار ہوجاتی ہیں۔ چلتے اور دوڑتے وقت ان کے جسم کا توازن بہت نمایاں طور پر اچھا ہوجاتا ہے۔ ایک تین سال کا بچہ سیدھا دوڑ سکتا ہے اور بغیر گرے اچھل سکتا ہے۔ ایک 4 سال کا بچہ ایک پیر پر اچھل سکتا اور کود سکتا ہے اور دور سے پھینکی ہوئی بڑی گیند پکڑ سکتا ہے۔

بچپن کے دوران لطیف حرکی مہارتوں کی نشوونما

- **2 سے 3 سال:** کپڑے اتار سکتا ہے، مدد کے ساتھ کپڑے پہن سکتا ہے۔ سرکل اور کراس کی نقل کرلیتا ہے، چار بڑے دانوں کو پرولیتا ہے، صفحے کو پلٹ دیتا ہے۔ قینچی سے لائن پر کاغذ کو کاٹ دیتا ہے۔ بڑے بٹنوں کو کھول بھی لیتا ہے اور لگا بھی دیتا ہے۔
- **3 سے 5 سال:** ایک مربع کی نقل کرلیتا ہے۔ اپنا نام لکھ لیتا ہے۔ جوتوں کے بند باندھ لیتا ہے۔ کاغذ کو سیدھ میں کاٹ لیتا ہے، کچھ بڑے حروف لکھ لیتا ہے۔
- **5 سے 7 سال:** مثلث کی نقل کرلیتا ہے، سادہ شکلیں کاٹ لیتا ہے، پہلا نام لکھ لیتا ہے، 5—1 تک گنتی لکھ لیتا ہے۔ خطوط کے اندر رنگ بھرلیتا ہے، چپکا دیتا ہے اور مناسب طور پر جوڑ دیتا ہے۔

2 سے 3 سال کے بچے ڈگمگا کر چلنا چھوڑ دیتے ہیں اور سیدھی چال چلنا شروع کردیتے ہیں۔ ان کے اندر بھاگنے اور اچھلنے کودنے کی صلاحیت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ بڑی گیند کو پھینکنے اور پکڑنے کے کھیل میں بھی حصہ لینے لگتے ہیں۔

تین سے چار سال کے بچے سیڑھی چڑھنے لگتے ہیں۔ وہ ایسا اگلی سیڑھی پر قدم رکھنے سے پہلے ہر سیڑھی پر دونوں قدم رکھتے ہیں۔ پھر بھی گرنے سے بچاؤ کے لیے ان کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ وہ ابھی اس نئی مہارت میں کچے ہوتے ہیں۔ اس عمر کے بچے چھلانگیں لگا سکتے ہیں اور اونچا کود سکتے ہیں، کیونکہ ان کے عضلات مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔

اس مدت میں بچے پکڑنے اور پھینکنے میں بہتر ہوتے ہیں۔ وہ ٹھہری ہوئی گیند کو بلّے سے مار سکتے ہیں، سائیکل پر سوار ہونا سیکھ جاتے ہیں اور جو گیند ان کے جسم کے سامنے رکھی ہو، اس کو پاؤں سے بھی کھیل سکتے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے چیزیں بنا سکتے ہیں۔ مثلاً بلاکوں سے مینار وغیرہ۔ مٹی سے بھدّی شکلیں بنا لیتے ہیں، رنگین کھریا سے ٹیڑھی میڑھی لکیریں کھینچ لیتے ہیں۔ اس عمر کے بچے اکثر ایک ہاتھ کے استعمال کو دوسرے ہاتھ پر ترجیح دینے لگتے ہیں۔ اس سے اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کام کرنے والا

نوٹس

ہے یا بائیں ہاتھ سے۔

3 سے 4 سال کی عمر میں بچے اپنے ہاتھ سے کھانے لگتے ہیں، کانٹے اور چمچے جیسے چیزیں استعمال کرنے لگتے ہیں۔ اب وہ چاک یا پینسل کو لکھنے والے ہاتھ سے پکڑ سکتے ہیں اور صرف انگلیوں کے پوروں سے نہیں پکڑتے۔ اب وہ اپنے ہاتھ سے چیزوں کو گھما بھی سکتے ہیں۔ اس گھمانے والی مہارت سے دروازے کی چٹخنی اور ڈبوں کے ڈھکنے وغیرہ کھول سکتے ہیں۔ اکثر بچے 4 سال کی عمر میں پیشاب پاخانے کے کاموں میں خودکفیل ہوجاتے ہیں۔

جب بچے اسکول جانے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں، تو جسمانی نموسست ہوجاتی ہے اور پھر جب بلوغت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ تو یہ رفتار ایک جست کے ساتھ بڑھ جاتی ہے۔

6 سال کی عمر میں بچہ جسمانی طور پر ایسے ہم آہنگ افعال کا اہل ہوجاتا ہے، جن کے لیے جسمانی توازن کی ضرورت ہوتی ہے۔ لطیف حرکی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے چھوٹے عضلات کی ہم آہنگی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً قمیص کے بٹن لگانا، سادہ، تصویریں بنانا۔ ابتدائی بچپن کے دوران اس ہم آہنگی میں ڈرامائی طور پر سدھار آتا ہے۔ کپڑے پہننے اور اتارنے کے علاوہ بچے اپنی مدد آپ والے دوسرے کام انجام دینے لگتے ہیں۔ مثلاً دانتوں کو برش کرنا اور بالوں میں کنگھا کرنا وغیرہ۔ اس عمر کے بچے کسی بڑے کی مدد کے بغیر یا اس کی دیکھ بھال کے بغیر ہی آزادانہ طور پر کھانا کھانے لگتے ہیں۔

5 سے 6 سال کی عمر کے بچے اپنی پچھلی مہارتوں میں مزید سدھار کرتے رہیں۔ وہ اب اور تیز بھاگ سکتے ہیں اور بائیسکل پر سوار ہوسکتے ہیں، جس میں ٹریننگ پہیے لگے ہوتے ہیں تا کہ سائیکل گر نہ پائے۔ اس کے علاوہ اس عمر کے بچے پہل دوج کھیل سکتے ہیں۔ اس عمر کے بچے جسمانی کھیل کود، مثلاً جنگل جم کی نئ شکلوں میں ماہر ہونے لگتے ہیں اور سی سا (sea-saw)، پھسل بنڈے اور جھولے وغیرہ کو خود ہی استعمال کرنے لگتے ہیں۔

درمیانی بچپن میں نشوونما (6–11 سال)

اس مدت میں جسمانی نموزیادہ تدریجی ہوجاتی ہے اور نمایاں تبدیلی کی شرح سست ہوجاتی ہے۔ پھر بلوغت کے وقت یعنی تقریباً 11 سال کی عمر میں یہ شرح بہت تیز ہوجاتی ہے اور اس میں اچانک تیز رفتاری، لمبائی، وزن، عضلاتی مضبوطی اور پھرتیلے پن کی تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس مدت میں جنس کے بڑے اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ 6 سے 8 سال کی عمر میں لڑکیاں لڑکوں سے تھوڑا چھوٹی ہوتی ہیں، لیکن پھر یہ رجحان پلٹ جاتا ہے۔ لڑکیوں کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔ ایک 15 سال کی لڑکی اپنی ہی عمر کے لڑکے سے لمبی اور بھاری معلوم ہوگی۔ لڑکوں میں نموکی تیز رفتاری لڑکیوں کے مقابلے بعد میں آتی ہے۔

اس مدت میں بچے بڑے اور چھوٹے عضلات پر زیادہ کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ زیادہ مضبوط اور تیز رو ہوتے جاتے ہیں اور زیادہ بہتر حرکی ہم آہنگی حاصل کر لیتے ہیں۔ اسکول جانے والے بچے توانا ہوتے ہیں اور ہر قسم کے آؤٹ ڈور کھیل، کھیل سکتے ہیں۔ وقوفی صلاحیت میں بڑھوتری سے بھی ان کو نئے کھیلوں کے قاعدے قانون سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔

6 سے 7 سال کی عمر کے بچے پیچیدہ شکلیں بنا سکتے ہیں، مثلاً ہیرے وغیرہ کی۔ شکلوں اور تصویروں میں رنگ بھر سکتے ہیں اور آلات نیز ماڈل کھلونوں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ وہ ایسے کھیلوں میں اور زیادہ ماہر ہو جاتے ہیں، جن میں آنکھوں اور ہاتھوں کے تال میل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً گیند کا پکڑنا، پھینکنا اور نشانہ لگانا وغیرہ، ان کی لطیف حرکی مہارتیں بہتر ہوتی جاتی ہیں اور پچھلی حاصل کردہ مہارتوں میں اور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

متن پر مبنی سوالات 10.1

مندرجہ ذیل کے مختصر جواب لکھیے:

1۔ کن ہی تین کثیف حرکی مہارتوں کے نام لکھیے، جو بچپن میں فروغ پاتی ہیں۔

2۔ کن ہی تین لطیف حرکی مہارتوں کے نام بتائیے، جو بچپن میں فروغ پاتی ہیں۔

10.2 وقوفی نشوونما

وقوفی نشوونما کا مطلب یہ ہے کہ بچے کس طرح سیکھتے ہیں اور کس طرح معلومات کو پروسیس (Process) کرتے ہیں۔ وقوفی نشوونما میں توجہ، ادراک، زبان، سوچ، حافظہ اور استدلال میں سدھار شامل ہے۔

پیاگے (Piaget) کی وقوفی نشوونما کے نظریہ کے مطابق، ہمارے خیالات اور ہمارا استدلال ہماری تطابق پذیری (Adaptability) کا حصہ ہیں۔ وقوفی نشوونما، مرحلوں کی ایک طے شدہ ترتیب کے قدم بہ قدم چلتی ہے۔ پیاگے نے وقوفی نشوونما کے چار اہم مرحلوں کو بیان کیا ہے۔

- حسّی حرکی مرحلہ (پیدائش سے 2 سال تک)
- قبل عملیت مرحلہ (Pre-operational stage) (2 سے 7 سال)

نوٹس

- ٹھوس عملی مرحلہ (Concrete operational stage)(7 سے 11 سال)
- رسمی عملیت مرحلہ (Formal operational stage)(11+سال)

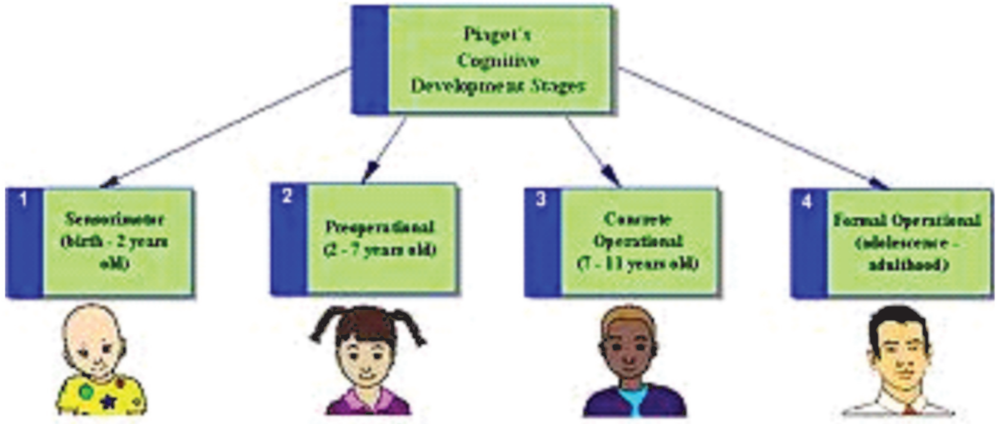

شکل 10.1: پیاگے کا وقوفی نشوونما کا نظریہ

آنے والے سیکشن میں پیاگے کے نظریہ کے مطابق بچپن کے وقوفی نشوونما پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

ابتدائی بچپن (2 سے 7 سال) میں وقوفی نشوونما

اس مدت میں بچے اشیا کی وضاحت کرنے کے لیے الفاظ اور تمثالوں کے سمبل استعمال کرنے میں ماہر ہوتے جاتے ہیں، جس عمر میں بچے اسکول میں داخلہ لیتے ہیں، ان کا ذخیرہ الفاظ بھی قابل لحاظ حد تک اچھا ہوجاتا ہے۔ دراصل جب بچوں کو مختلف پس منظروں میں کئی زبانوں سے واسطہ پڑتا ہے تو زبان کی آموزش کے معاملے میں سیکھنے کی صلاحیت بہت ہوتی ہے۔ بچے آسانی سے دو یا زیادہ زبانیں سیکھ جاتے ہیں۔ ایسے بچے ان بچوں کے مقابلے میں زبان کی بہتر سمجھ رکھتے ہیں، جو صرف یک لسانی ہوتے ہیں اور صرف ایک زبان کا استعمال کرتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کے دوران پائدار توجہ کی صلاحیت میں سدھار آتا ہے۔ ایک تین سال کا بچہ کسی کام کو لگاتار 15-20 منٹ سے زیادہ پائداری کے ساتھ نہیں کرسکتا— مثلاً کھریا سے رنگ بھرنا، کھلونوں سے کھیلنا یا ٹیلی ویژن دیکھنا وغیرہ۔ اس کے برخلاف ایک 6 سال کا بچہ ایک گھنٹے یا اس سے زیادہ کسی دلچسپی کے کام کو کرسکتا ہے۔ اس عمر میں بچے اپنے پسندیدہ معاملات میں ہی اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں، یا یوں کہیے کہ وہ

اس معاملے میں انتخابی (Selective) ہوتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ان کی ادرا کی مہارتوں میں سدھار پیدا ہوجاتا ہے۔

سوچ منطقی ہوجاتی ہے اور یاد رکھنے کی صلاحیت اور معلومات کی پروسیسنگ میں بھی سدھار آتا ہے۔ ماحول کے ساتھ تفاعل کے ذریعے بچہ مناسب سماجی کردار کے قاعدے قانون سیکھتا ہے، جس سے اسکولنگ کے لیے تیار ہونے میں مدد ملتی ہے۔

ابتدائی بچپن (2 سے 6 سال) ایسا مرحلہ ہے، جس میں بچہ ماقبل عملیت مرحلے کے ذریعے پیش رفت کرتا ہے، ماقبل عملیت مرحلے کے دو ذیلی مرحلے ہیں۔

(a علامتی عمل (Symbolic function)(2 سے 4 سال)

(b بصیرتی خیال (Intitutive thought)(4-7 سال)

علامتی عمل کے ذیلی مرحلے میں بچے چیزوں کی ذہنی تمثالیں تخلیق کرسکتے ہیں اور بعد میں استعمال کرنے کے لیے ان کو ذہنوں میں محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایسا بچہ ایک پلّے کی تصویر کھینچ سکتا ہے، یا اس کے ساتھ جھوٹ موٹ کھیل سکتا ہے، جبکہ پلاّ وہاں ہے ہی نہیں۔

بچے ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں، جو سفر میں ہیں یا جو کہیں اور رہتے ہیں۔ بچے ان جگہوں کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں یا پھر ان کو بناتے ہیں، جہاں وہ جاچکے ہیں۔ وہ اپنے تخیل سے نئے منظر اور نئی مخلوقات بھی تخلیق کرلیتے ہیں۔ بچے چیزوں کی خود اپنی ذہنی تمثالیں بنا لیتے ہیں تاکہ کھیل میں اس کے رول کو اختیار کرسکیں۔

پیاگے کا یہ بھی خیال ہے کہ ماقبل عملیت (Pre-operational) بچوں کی سوچ کے انداز میں خود مرکزیت (Egocentrism) ہوتی ہے، یعنی دوسرے کے نقطۂ نظر سے دنیا کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، پیاگے کے مطابق خود مرکزیت والے بچے کسی صورت حال کو خود اپنے ہی تناظر اور اپنی ہی سمجھ سے واضح کرسکتے ہیں۔

پیاگے کی مابعد عملیت وقوفی نشوونما کا اگلا ذیلی مرحلہ بصیرتی خیالی ذیلی مرحلہ (Intuitive thought sub-stage) ہے، جو 4 سے 7 سال کی عمر کا ہے۔ نشوونما کے اس ذیلی مرحلے میں بچے ''کیوں'' اور ''کیسے ہوا'' جیسے سوال پوچھ کرسکتے ہیں۔ پیاگے نے اس کو بصیرتی خیال Intuitive thought کہا ہے کیونکہ اس کا یقین تھا کہ اس عمر میں بچوں کو اپنی معلومات اور سمجھ کے بارے میں اتنا وثوق ہوتا ہے کہ وہ اس بات سے ہی ناآشنا ہوتے ہیں کہ پہلے پہل ان کو یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئی۔ یہ بچے یک مرکزیت (centration) کا اظہار کرتے ہیں اور کسی چیز کی ایک ہی خصوصیت پر ان کی توجہ رہتی ہے اور اسی پر ان کے فیصلوں اور ججمینٹ کی بنیاد ہوتی ہے۔

نوٹس

اسی ابتدائی بچپن کے دوران بچوں کے اندر زبان کو سمجھنے پر، اس کو پروسیس کرنے اور اظہار کرنے کی صلاحیت میں تیزی سے سدھار آتا ہے۔ تین سے چھ سال کی عمر میں بچوں کے اندر زبان کا ایک انفجار سا ہوتا ہے (یعنی ذخیرۂ الفاظ بھی بڑھتا ہے اور اظہار کی صلاحیت میں بڑا اضافہ ہوجاتا ہے)۔ 3 سال کی عمر میں ان کا ذخیرۂ الفاظ تقریباً 900 الفاظ کا ہوتا ہے۔ اور 6 سال میں بولا جانے والا ذخیرۂ الفاظ ڈرامائی طور پر 81000 سے 14,000 الفاظ تک پہنچ جاتا ہے۔

اب بچے چونکہ دولفظی جملوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں، تو گرامر کے اصول سمجھنے اور سیکھنے لگتے ہیں۔ ذخیرۂ الفاظ میں اضافے کے علاوہ بچوں میں الفاظ کی مختلف شکلوں کو استعمال کرنے کی صلاحیت میں توسیع ہوجاتی ہے (مثلاً وہ بے قاعدہ الفاظ جیسے She frought بولیں گے اور She frang نہیں بولیں گے) اب وہ مرکب جملوں کا استعمال بھی شروع کردیتے ہیں۔

B۔ درمیانی بچپن میں وقوفی نشوونما

درمیانی بچپن کے مرحلے میں بچوں کے اندر تجسس بہت ہوتا ہے اور وہ اپنے ماحول کو سمجھنے اور اس کے بارے میں سب کچھ پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حافظہ اور تصوراتی معلومات میں سدھار آجاتا ہے، جس سے موجودہ صورت حال سے ماورا بھی منطقی سوچ میں سہولت ہوتی ہے۔ اس مرحلے میں بچے موسیقی، آرٹ اور ڈانس وغیرہ جیسی جمالیاتی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی لیتے ہیں اور اپنے لیے مشغلے ڈھونڈ لیتے ہیں۔

پیاگے کے نظریہ میں درمیانی بچپن کے ٹھوس عملی مرحلے (Concrete operational stage) کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- منطقی اصولوں کی فہم
- مکان استدلال میں سدھار
- حقیقی اور ٹھوس صورتوں کی حد تک منطقی سوچ

درمیانی بچپن کے سالوں میں کئی طرح سے زبان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس دور میں بچے نئے الفاظ ہی نہیں سیکھتے ہیں، بلکہ جن الفاظ سے وہ واقف ہوتے ہیں، ان کے بالغوں والے مفاہیم کا بھی اکتساب کرتے ہیں۔ وہ الفاظ کے مابین رشتوں کو بھی پیدا کرلیتے ہیں۔ ان کے مترادفات اور متضاد لفظوں کو بھی سمجھنے لگتے ہیں اور یہ بھی سمجھنے لگتے ہیں کہ سابقوں اور لاحقوں سے الفاظ کے معنی میں کیا نئے مفہوم پیدا ہوجاتے ہیں۔

متن پر مبنی سوالات 10.2

درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(a) ماقبل عملیت مرحلے کی تین اہم خصوصیات بتائیے

(b) ٹھوس عملیت مرحلے کی تین اہم تحصیلات (Achievements) لکھیے:

10.3 سماجی وثقافتی اور شخصیت کی نشوونما

شیر خوارگی (Infancy) کی مدت میں بنیادی جذبات مستحکم ہوتے ہیں اور جذباتی اظہار ہی نہیں بلکہ دوسروں کے جذبات کی شناخت میں بھی بچہ پیش رفت کرتا ہے۔ ابتدائی بچپن میں بچوں کے اندر خاص طور پر خوش شعوری والے جذبات، مثلاً شرم اور ندامت فروغ پاتے ہیں، کیونکہ اب بچے صرف اپنے بڑوں یا دیکھ بھال کرنے والوں کے قول وعمل یا دیگر لوگوں کے خیالات پر ہی اپنا ردّعمل ظاہر نہیں کرتے، بلکہ وہ اپنی اور اپنے اعمال وافعال کی قدر وقیمت کا تعین بھی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اس مرحلے میں بچے خود۔ آشنا، گفتگو کے دوران زیادہ مؤثر اور دوسروں کے احساسات وخیالات کی زیادہ سمجھ رکھنے والے ہوتے جاتے ہیں اور ان کی سماجی مہارتیں بھی سدھرتی جاتی ہیں۔ اب بچے مختلف سماجی حالات کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کرنے اور ان میں سدھار کرنے میں ماہر ہوتے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہوسکتا ہے کہ کسی بچے کو غصہ آرہا ہو، لیکن وہ سمجھتا ہے کہ اسکول میں غصہ کا اظہار مناسب نہیں ہے۔ ایک اور بچے کی بات کریں جو ذرا شرمیلا ہے، لیکن وہ یہ بات سیکھ لیتا ہے کہ برتھ ڈے پارٹی کے موقع پر سب سے خوشی خوشی ملنا اور بات کرنا اچھا ہوتا ہے، بھلے ہی وہ پارٹی میں موجود بہت سے بچوں سے واقف بھی نہیں ہو۔

سماجی احوال کے مطابق جذبات میں تبدیلی پیدا کرنا یا جذبات کو کنٹرول میں رکھنا ایک بہت اہم مہارت ہے، جس کے ذریعے بچے مختلف گروپوں کے ساتھ گھل مل سکتے ہیں اور اسی لیے بین شخصی رشتے تشکیل پاتے ہیں۔

ابتدائی بچپن میں ایک اور جذباتی صلاحیت جو فروغ پاتی ہے۔ وہ .... (Empathy) ہے، جو مثبت کردار کا ایک اہم حصہ ہے۔ دیگر جذبات کے ساتھ ساتھ .... کی نشوونما بھی وقوفی اور لسانی نشوونما پر منحصر ہے۔

غصہ، جارحیت اور خوف کا مناسب اظہار اور صحیح طور پر ان سے عہدہ برآ ہونے کی آموزش ایک بہت بیش قیمت سماجی مہارت ہے۔ غصہ کو کس طرح قابو میں رکھا جائے اس کو سیکھنے کے لیے بہت نگرانی اور مثبت نظم وضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین اور گھر کے بڑے نہ صرف جذبات کو کنٹرول میں رکھنے کے طریقے

نوٹس

براہ راست سمجھاتے ہیں بلکہ بالواسطہ طور پر بھی خود نمونہ بن کر بچوں کے کردار کو متاثر کرتے ہیں۔

چھوٹے بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے ہیں، ان میں دوسروں کے ساتھ سماجی طور پر تعامل کی صلاحیت پختہ ہوتی جاتی ہے۔ بچے میں نشوونما کا خاص عمل یہ ہے کہ اولین دیکھ بھال کرنے والوں (والدین وغیرہ) کے ساتھ ان کا تعلق قائم ہو اور وہ ان کے ساتھ جڑ جائیں، اس کے بالمقابل بچے نئے لوگوں سے جڑ جاتے ہیں اور دوسرے سماجی رشتوں کی تخلیق شروع کر دیتے ہیں۔ جب اپنی ہی عمر کے دوسرے بچوں، جیسے ڈے کیئر (Day care) اور پری اسکول کے ساتھیوں وغیرہ سے ان کا تفاعل شروع ہو جاتا ہے، تو وہ متوازی (Parallel) کھیلوں میں لگ جاتے ہیں، جن میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی تعامل کے بغیر ہی کھیلتے رہتے ہیں۔

چھوٹے بچے زیادہ تعاون یا امدادی باہمی (Co-operation) کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ اس امداد باہمی کے کھیل میں وہ چھوٹے چھوٹے گروپوں میں مشترکہ سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اکثر تو امداد باہمی کے ان کھیلوں کی اولین شکلیں جھوٹ موٹ کی یا علامتی کھیل کی ہوتی ہیں۔ بچوں کا سماجی رابطہ ساتھیوں سے بڑھتا رہتا ہے۔ وہ اکثر دھینگا مشتی اور دلّی کے کھیلوں میں دلچسپی رکھتے ہیں، جن میں بھاگنا، باہمی دوڑ، چڑھنا اور ایک دوسرے سے مقابلہ آرائی کے گیمز بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں کچھ سماجی مہارتوں کی بھی مشق ہو جاتی ہے، جیسے مڑنا سیکھ جاتے ہیں اور گروپ کے سادہ طور طریقوں سے واقف ہو جاتے ہیں۔

B۔ درمیانی بچپن (Middle Childhood)

بچے اس مدت میں اپنے سماجی رشتوں میں بہت تیز تبدیلیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ خود کو دوسروں سے نمایاں اور ممتاز کرنے کے لیے سماجی موازنہ کرتے ہیں۔ وہ چیزوں کو دوسروں کے تناظر میں دیکھنے لگتے ہیں۔ ایک بچہ اپنی قدر و قیمت کو تولنا شروع کر دیتا ہے اور اپنے ہمسروں (Peers) سے مسلسل موازنہ کرتا ہے۔

اب بچے فخر اور ندامت کے جذبات کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور کسی بھی دی گئی صورت حال میں ایک سے زائد جذبوں کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ وہ جذبوں کو زیادہ مؤثر انداز میں دبا بھی سکتے ہیں اور چھپا بھی سکتے ہیں اور کسی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے خود اکتساب کردہ طریقہ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس مدت میں بچے اپنے جذبات اور اپنی قدر و قیمت کو داخلی طور پر کنٹرول کر سکتے ہیں، بالفاظ دیگر ان کو داخلی بنا سکتے ہیں۔

درمیانی بچپن کے دوران جنسی اختلاف دیکھنے میں آتے ہیں۔ لڑکیاں اچھے شخصی رشتوں اور خاندان کو زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔ جبکہ لڑکے سماجی عزت و وقار کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

اس عمر کے بچوں میں دھونس جمانے کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ دھونس جمانے والے یا غنڈہ گردی کرنے والے کچھ خصوصیات کا اظہار کرتے ہیں، مثلاً وہ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاتے ہیں یا بے جا مداخلت کرتے ہیں، ان کے والدین حکم چلانے والے اور غیر ہمدرد یا بے رحم ہوتے

نوٹس

ہیں۔اس بیماری کے شکار اکثر افسردہ دل ہوتے ہیں اور ان کے اندر عزت نفس کی کمی ہوتی ہے۔

شکل 10.2: کھیل کے دوران لڑکیاں

درمیانی بچپن میں خود تصوریت میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔ پہلے اس کا مرکز قابل مشاہدہ خصوصیات، خاص قسم کا کردار اور جذبات ہوتے تھے، لیکن اب اس کا زور، شخصیت کے اوصاف (Personality traits) مثبت اور منفی خصوصیات اور سماجی موازنوں پر ہوجاتا ہے۔ اب بچہ اپنی طاقتوں اور اپنی محدودیت (Limitation) کو دیکھتا ہے، اس سے اس کو اپنی شناخت یا اپنا تشخص پانے میں مدد ملتی ہے۔

متن پر مبنی سوالات 10.3

1۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

a۔ ــــــــــــ Empathy کی نشوونما ــــــــــــ اور ــــــــــــ نشوونما پر منحصر ہے۔

b۔ درمیانی بچپن میں لڑکیاں اچھے ــــــــــــ رشتوں کو اہمیت دیتی ہیں، جبکہ لڑکے سماجی ــــــــــــ کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

c۔ وہ بچہ جس کو کچھ لوگ پسند کرتے ہیں اور کچھ ناپسند کرتے ہیں، اس کو ــــــــــــ کہا جاتا ہے۔

d۔ جب دو بچے بغیر تعامل (Interaction) کے کھیل رہے ہوں تو اس کو ــــــــــــ کھیل کہا جاتا ہے۔

(e) بچے کا ــــــــــــ اس کے جذباتی نشوونما کا ایک داخلی تعین کنندہ ہے۔

نوٹس

10.4 سماج کاری

سماج میں جن قاعدے قانونوں، قدروں اور عقیدوں کو اہم سمجھا جاتا ہے، ان کے اکتساب کے عمل کو سماج کاری یا سوشلا ئزیشن کہا جاتا ہے۔ یہ ثقافتی اقدار، ترجیحات اور کردار کے اوضاع (Patterns of behaviours) کو بچوں میں منتقل کرنے کا عمل ہے۔ اس کام کو بہت سے لوگ، ادارے اور اعمال (Processes) انجام دیتے ہیں۔ بچوں کے کردار کو باقاعدگی عطا کرنا، ان کے کرداروں کے غیر پسندیدہ یا غیر مناسب رجحانات کو نظم وضبط میں لانا، سماج کاری کے عمل میں شامل ہے۔

والدین، خاندان، بچوں کے ساتھی گروپ، مذہبی ادارے اور ذرائع ابلاغ جیسے ٹیلیویژن وغیرہ سوشلا ئزیشن کے کچھ اہم عامل (Agents) ہیں۔ یہ سب بچوں کی پرورش کے بلا واسطہ اور بالواسطہ عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور کردار و خیال کے ثقافتی طور پر شائستہ طریقوں کو متاثر کرتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کا زمانہ نشوونما کا ایک اہم زمانہ ہے، کیونکہ اسی مدت میں بچے اپنے خاندان، سماج اور کلچر کے طور طریقوں، رسوم ورواج اور عقیدوں کے بارے میں بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ بچے زبان کے علاوہ ثقافت کے مبادیات بھی سیکھتے ہیں۔ اس مدت میں خاندان کے افراد سوشلا ئزیشن کے اولین عامل ہوتے ہیں۔ ابتدائی بچپن ہی میں اسکول اور ساتھیوں کا اثر نمایاں ہوتا ہے، لیکن خود خاندان کے اثرات کی بھی اہمیت ہوتی ہے۔ ذرائع ابلاغ، جیسے ٹی وی اور کمپیوٹر کا اثر بھی نا قابل انکار ہے۔

اسی عمر میں سماجی سکّہ بند عقائد اور تعصّبات فروغ پاتے ہیں۔

بچے کی سماج کاری کے بارے میں والدین کے رویوں اور طور طریقوں کے اثرات سے متعلق کافی تحقیقات کی گئی ہیں۔ والدین کے چار قسم کے طرز عمل ہو سکتے ہیں۔

1۔ حاکمانہ طرز عمل (Authoritarian style): حاکمانہ، کنٹرول کرنے والا اور غیر ہمدردانہ سلوک

2۔ اباحیت پسندانہ طرز عمل (Permissive style): ناز بردار اور غیر حاکمانہ سلوک

3۔ اصول پسندانہ طرز عمل (Authoritative style): مستحکم، مستقل مزاج، طرز سلوک، قابل توجہ ڈسپلن

غفلت شعار یا لا پروائی والا طرز عمل (Neglector in uninvolved style): بے تعلق، لا پروا، کم بات چیت کرنے والے اور کم کنٹرول رکھنے والے والدین۔

خاندان، ساتھیوں، ذرائع ابلاغ اور اسکول کے علاوہ اور بھی ایسے عوامل ہیں، جو سوشلا ئزیشن کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ والدین کی نسل اور ان کی سماجی ومعاشی حالت بالواسطہ اور بلا واسطہ طور پر بچے کی نشوونما پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نسل (Ethnicity) کا تعلق خاندان کے قد، بناوٹ، تعلیم، آمدنی اور توسیعی دائرہ پائے کار سے ہوتا ہے۔

شکل 10.3: سماجی معاشی حالت والے گھروں کے بچے

شکل 10.4: اعلیٰ سماجی معاشی رتبے والے خاندانوں کے لیے

1۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔

a۔ آپ سماج کاری (سوشلائزیشن) سے کیا سمجھتے ہیں؟

b۔ والدین کے طرزِ عمل کی اہم اقسام بتائیے۔

آپ نے کیا سیکھا

- ابتدائی اور درمیانی بچپن میں جسمانی نشوونما جاری رہتی ہے، لیکن شیر خوارگی (Infancy) کے مقابلہ اس

کی شرح کم ہو جاتی ہے۔

- جسمانی نشو ونما میں جنسی اختلافات نمایاں ہوتے ہیں۔ درمیانی بچپن میں لڑکیوں کی نشو ونما کی جست (Spurt) لڑکے کے بالمقابل پہلے ہوتی ہے۔
- کثیف حرکی نشو ونما ابتدائی بچپن میں تیز ہوتی ہے۔
- درمیانی بچپن میں، بچوں کے اندر کثیف اور لطیف حرکی مہارتوں کا فروغ جاری رہتا ہے، جبکہ عضلاتی کنٹرول اور آنکھ ہاتھ کے تال میل میں قابل لحاظ بہتری آتی ہے۔
- ابتدائی بچپن میں بچہ وقوفی نشو ونما کے ماقبل عملیت مرحلہ میں ہوتا ہے۔
- درمیانی بچپن میں بچہ ٹھوس عملی مرحلے میں پہنچ جاتا ہے اور اس وقت تحفظ (Conservation)، تبدیلی (Transformation)، ترتیب فہمی (Seriation) اور منطقی سوچ کا اکتساب ہو جاتا ہے، لیکن بچہ کو مجرد تصورات کا سمجھنا اب بھی مشکل ہوتا ہے۔
- بچپن میں جذباتی نشو ونما، خود شعوری جذبات کی نشو ونما اور جذباتی اظہار میں بہتر خود ضابطگی (Self-regulation) پر مشتمل ہے۔
- بچپن کے دوران بچہ سماجی نشو ونما، متوازی کھیل سے تعاملی کھیلوں کی طرف بڑھتا ہے۔ درمیانی بچپن میں فوکس بتدریج خاندان سے ساتھیوں اور اسکول کی طرف منتقل ہوتا ہے۔
- دوستوں میں قبولیت بچے کی عزت نفس اور سماجی سازگاری (Adjustment) میں ایک اہم تعین کنندہ کی حیثیت رکھتی ہے۔
- سوشلا ئزیشن ان کرداروں، قاعدے قانونوں، اقدار اور عقائد کے اکتساب کا عمل ہے، جن کو سماج میں اہم سمجھا جاتا ہے۔
- والدین کا طرز عمل بچے کی شخصیت کے نشو ونما اور اس کے سوشلا ئزیشن کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔
- ثقافتی اور سماجی عوامل والدین کے طرز عمل اور بچوں کی پرورش میں ان کی روش کو متاثر کرتے ہیں۔ اس طرح یہ باتیں سوشلا ئزیشن کے عمل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

اختتامی سوالات

a۔ ابتدائی بچپن کے دوران جسمانی نشو ونما کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

b۔ ابتدائی بچپن میں حرکی نشو ونما کی اہم خصوصیات پر گفتگو کیجیے۔

c۔ پیاگے کی بیان کردہ ماقبل عملیت مرحلے اور ٹھوس عملی مرحلے کے درمیان اہم فرق واضح کیجیے۔

d۔ ابتدائی بچپن میں جذباتی نشوونما کی اہم خصوصیات واضح کیجیے۔

e۔ بچپن میں سوشلائزیشن کے عمل کو ثقافتی عوامل کس طرح متاثر کرتے ہیں؟

نوٹس

متن پر مبنی سوالات کے جوابات

10.1

1 (a) رینگنا گھٹنوں چلنا، کھڑے ہونا، چلنا

(b) پکڑنا، دبانا، پینسل پکڑنا

10.2

1

(a) ذہنی تمثالوں کی تخلیق کرنا، اس کو ذخیرہ کرنا، واقعات کے بارے میں بتانا، تخیل سے نئے مناظر تخلیق کرنا

(b)

10.3

1 (a) وقوفی، لسانی (b) بین شخصی، عزت و وقار (c) اختلافی (متنازعہ)

(d) متوازی (e) مزاج

10.4

1

(a) اقدار، قاعدے قانون اور عقیدوں کا اکتساب، غیر پسندیدہ کردار کے نظم وضبط اور سوسلائزیشن کے عوامل کو باضابطہ بنانا

(b) تحکمانہ، اباحیت پسندانہ، اصول پسندانہ اور غفلت شعاری کا

اختتامی سوالوں کے اشارے

a۔ دیکھیے اکائی 10.1.3

b۔ دیکھیے اکائی 10.1.4

c۔ دیکھیے اکائی 10.2.1 اور اکائی 10.2.2

d۔ دیکھیے اکائی 10.3.1

e۔ دیکھیے اکائی 10.4